السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص حالات کی مجبوری کی وجہ سے سعودی عرب کے مقامی بینکوں مثلاً '' البنک الاہلی التجاري 'بنک الریاض 'بنک الجزیرۃ 'البنک العربي الوطني 'شوکۃ الراجحي للصرافۃ والتجارۃ 'مکتب الکعکي للصرافۃ 'البنک السعودي الامریکی '' وغیرہ میں کام کرے اس کے بارہ میں کیا حکم ہے، یاد رہے ان بینکوں میں کھاتے داروں کے لئے سیونگ کھاتے بھی ہیں لیکن ملازمت کرنے والے کا کام تو صرف لکھنا پڑھنا ہوتا ہے مثلاوہ تو اکاونٹنٹ یا مینیجر یا جنرل مینیجر کے طور پر یا اس طرح کے دیگر انتظامی عہدوں پر کام کرتا ہے، ان بینکوں میں کام کرنے کے لئے کئی امور باعث کشش ہیں مثلاایک تو یہ کہ یہ دس ہزار ریال یا اس سے زیادہ تنخواہ، رہائش کے لئے کرایہ اور ہر سال کے آخر پر دو مہینوں کی تنخواہ کے مطابق بونس بھی دیتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان بینکوں میں کام کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سودی بینکوں میں کام کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا ہے اور پھر بینکوں میں کام کرنے کی صورت میں گناہ اور ظلم کے کام میں تعاون بھی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ ۵/۲)

''نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 315

محدث فتویٰ